روزنامہ **الفضل** ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴ — فون ۴۴۹۰ — ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد ۴۴-۷۹ نمبر ۸۲ | بدھ یکم ذوالحجہ ۱۴۱۴ھ ‘ ۱۳- شہادت ۱۳۷۳ ہش ‘ ۱۳- اپریل ۱۹۹۴ء

ابتلاء اور آزمائش میں گھبرانا نہیں چاہئے

بعض آدمی دیکھے گئے ہیں کہ جب کوئی ابتلاء آجائے تو گھبرا اٹھتے ہیں اور خدا تعالیٰ سے شکوہ کرنے لگتے ہیں ان کی طبیعت میں ایک افسردگی پائی جاتی ہے کیونکہ وہ صلح جو کلی طور پر خدا تعالیٰ سے ہونی چاہئے ان کو حاصل نہیں ہوتی۔ خدا تعالیٰ سے انسان کی اسی وقت تک صلح رہ سکتی ہے کہ جب تک اس کی مانتا رہے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

جماعت احمدیہ اہلِ بوسنیا کی امداد کیلئے ایک بڑا قافلہ بھجوائے گی

یہ قافلہ تمام کا تمام احمدی رضا کاروں پر مشتمل ہوگا جو بوسنیا جاکر خود امداد تقسیم کریں گے

اہلِ بوسنیا زندہ خدا سے پیار کریں۔ اس سے دعائیں کریں وہ اپنا فضل ضرور نازل کرے گا

نن سپیٹ ہالینڈ میں اہلِ بوسنیا سے ملاقات کے دوران حضرت امام جماعت الرابع کے ارشادات کا خلاصہ۔
۲ اور ۳ اپریل ۱۹۹۴ء کو احمدیہ ٹیلی ویژن کے پروگرام ”ملاقات“ میں یہ ملاقات ٹیلی کاسٹ کی گئی۔

(یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

نن سپیٹ۔ ہالینڈ ۲، ۳ اپریل سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے ہالینڈ میں موجود بوسنیا کے مسلمانوں سے ملاقات کی یہ ملاقات احمدیہ ٹیلی ویژن سے جو آج کل نن سپیٹ ہالینڈ سے اپنی نشریات پیش کر رہا ہے، دو قسطوں میں پیش کی گئی۔ پہلا حصہ ۲۔ اپریل کو اور بقیہ حصہ ۳ اپریل کو ٹیلی کاسٹ کیا گیا۔ حضرت صاحب انگریزی میں گفتگو فرماتے تھے۔ جس کا پہلے ڈچ ترجمہ سنایا جاتا تھا اور پھر بوسنین زبان میں ترجمہ کیا جاتا تھا۔ بوسنیا کے مسلمانوں کے نمائندگان میں سے چند احباب باری باری تشریف لاکر اپنے خیالات کا اظہار فرماتے تھے اور حضرت صاحب سے سوالات کرتے تھے۔ جن کا جواب آپ عطا فرماتے تھے۔

اہل بوسنیا سے کس طرح رابطہ ہو؟

بوسنیا کے ایک مسلمان نمائندہ نے سوال کیا کہ بوسنیا اس وقت ایک بند جگہ ہے۔ وہاں کے لوگوں سے ہم کس طرح رابطہ کر سکتے ہیں۔

حضرت صاحب نے جواباً فرمایا کہ اس سوال کے تین پہلو ہیں۔ اول یہ کہ ہم آپ سے کس طرح مستحکم رابطہ کر سکتے ہیں۔ دوسرا یہ کہ بوسنیا کے لوگوں سے کسطرح رابطہ کر سکتے ہیں اور تیسرا یہ کہ آپ کا رابطہ جماعت احمدیہ سے کس طرح مستحکم ہو سکتا ہے۔

حضرت صاحب نے فرمایا کہ جہاں تک پہلے حصہ کا تعلق ہے کہ ہم آپ سے کس طرح مضبوط رابطہ قائم کر سکتے ہیں۔ یہ ہماری ذمہ داری ہے کہ ہم آپ کو تلاش کریں معلوم کریں کہ آپ لوگ کہاں کہاں ہیں۔ آپ نہیں جانتے کہ احمدی افراد کہاں کہاں ہیں۔ ہم اللہ نے چاہا تو آپ کے پاس پہنچیں گے۔ یہ سلسلہ جاری ہے اور جاری رہے گا۔ جماعت اس ضمن میں اپنی ذمہ داری کا اچھی طرح احساس رکھتی ہے۔ حضرت صاحب نے فرمایا کہ کل میں نے یہاں کی جماعت کے لوگوں سے ملاقات کی اور ان کو کہا کہ جہاں جہاں بوسنین مہاجر آئے ہوئے ہیں آپ لوگ وہاں جائیں۔ ان کو اپنے گھروں میں بلائیں اور ان سے رابطے مضبوط کریں۔ اہل بوسنیا کی فیملیز ٹوٹ چکی ہیں۔ اس وقت ان کو گھروں کے سکون کی ضرورت ہے یہ سکون احمدی گھرانے فراہم کریں۔ ہم اللہ نے چاہا تو یہ ذمہ داری بحسن و خوبی ادا کریں گے۔

حکومت ھالینڈ اور عوام کا شکریہ ادا کریں

حضرت صاحب نے فرمایا کہ جہاں تک دوسرے حصے کا تعلق ہے وہ یہ ہے کہ آپ ڈچ احباب سے رابطہ کریں ان کا شکریہ ادا کریں اور عملی طور پر آپ کو پناہ دے کر جو مہربانی انہوں نے آپ کے ساتھ کی ہے اس کا شکریہ ادا کریں۔ حضرت صاحب نے فرمایا آپ سب بوسنین حضرات جو یورپ میں مقیم ہیں آپ سب کو میری یہ نصیحت ہے کہ جو بات آپ یہاں مقیم ہوتے ہوئے کر سکتے ہیں وہ یہ ہے کہ دوسروں کی مدد کریں۔ چاہے آپ خود مشکل میں ہوں۔ ایسے کردار کا مظاہرہ کرنے والے بہترین لوگ ہونگے۔ اس مقصد کیلئے اپنی خدمات آپ ڈچ حکومت کو پیش کریں۔ انہیں کہیں کہ جو لوگ ضرورت مند ہیں ان کی جو خدمت آپ کر سکتے ہیں اس کے لئے آپ حاضر ہیں۔ مریضوں کی مدد کریں۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ آپ لوگ اکٹھے ہو کر ایک معین طریق کار طے کریں کہ آپ حکومت ھالینڈ اور عوام کی کس طرح مدد کر سکتے

باقی صفحہ ۶ پر

تقریب شادی

○ مورخہ ۲۳۔ مارچ ۹۴ء بروز منگل مکرم منصور احمد انجم صاحب ایم ایس سی ابن مکرم چوہدری مبارک مصلح الدین احمد صاحب ربوہ کی بارات محترم مرزا عبدالحق صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ صوبہ پنجاب کی سرگردگی میں احاطہ دفاتر انصار اللہ میں پہنچی۔ جہاں ساڑھے پانچ بجے مکرم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ نے تقریب رخصتانہ کے موقعہ پر دعا کرائی۔ اگلے روز ۲۴۔ مارچ بروز بدھ مکرم مبارک مصلح الدین صاحب نے اپنی رہائش واقعہ کوارٹر تحریک جدید پر دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا جس میں کثیر تعداد میں احباب و خواتین نے شرکت کی اور محترم مولانا سلطان محمود صاحب انور نے دعا کرائی۔ عزیز مکرم منصور احمد انجم کا نکاح مورخہ ۱۸۔ فروری ۹۴ء کو بیت المبارک ربوہ میں مکرم مولانا سلطان محمود صاحب نے عزیزہ امتہ القیوم کوثر صاحبہ بنت مکرم مولانا چوہدری لطیف احمد شاہد صاحب کاہلوں کے ساتھ مبلغ ستر ہزار روپے حق مہر پر پڑھایا تھا۔ دعا ہے اللہ تعالیٰ یہ رشتہ ہر لحاظ سے مبارک اور بابرکت فرمائے۔

درخواست دعا

○ مکرم شیخ کریم الدین ایڈووکیٹ ناظم ضلع انصار اللہ بہاول نگر کے بڑے بھائی شیخ محمد احمد صاحب جگر اور معدہ میں السر وغیرہ کی وجہ سے شدید بیمار ہیں۔

○ محترمہ شریفہ بیگم صاحبہ و خواجہ محمد امین صاحب ناروے میں بیمار ہیں۔

○ مکرم بشارت احمد صاحب چیمہ کارکن امور عامہ ربوہ کا بیٹا راحت احمد چیمہ متعلم مدرستہ الحفظ عمر ۱۲ سال کئی روز سے شدید بیمار ہے اور فضل عمر ہسپتال میں داخل ہے۔ بچہ وقف اولاد میں شامل ہے

اللہ تعالیٰ ان سب کو شفا عطا فرمائے۔

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ

قیمت
دو روپیہ

۱۳ - شہادت ۱۳۷۳ ہش　　　۱۳ - اپریل ۱۹۹۴ء

ثابت قدمی

کسی کام کا آغاز کر دینا بھی بہت بڑی بات ہے۔ اس سے یہ تو پتہ چلتا ہے کہ اس کام کرنے والے میں کچھ کرنے کی خواہش موجود ہے اور یہی خواہش عام طور پر انسان کے قدم کو آگے بڑھاتی ہے اور اسے کامیابیوں تک پہنچا دیتی ہے لیکن یہ ضرور یاد رکھنا چاہئے کہ محض آغاز کر دینا کافی نہیں۔ کئی لوگ دنیا میں ایسے ہیں کہ وہ ایک کام کا آغاز کرتے ہیں کچھ دیر کے بعد چھوڑ دیتے ہیں پھر ایک اور کام کا آغاز کرتے ہیں پھر اسے بھی چھوڑ دیتے ہیں اور وہ ہمیشہ اسی طرح کرتے رہتے ہیں غالباً ایسے ہی لوگوں کے متعلق کہا جاتا ہے کہ بے پیندے کے لوٹے ہیں۔ یعنی وہ کسی کام کو ٹک کر کرتے ہی نہیں اور اسی لئے وہ کسی بھی کام کے انجام تک نہیں پہنچ پاتے۔ اس سے جو فائدہ حاصل ہونا چاہئے اس سے محروم رہتے ہیں۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ انسان کسی کام کا آغاز کرے تو پہلے اس کے متعلق سوچ سمجھ لے اگر وہ کام واقعی کرنے والا ہے تو اس کا آغاز کیا جائے اور آغاز کیا جائے تو پھر محنت اور وقت کی کوئی یہ صورت نہیں ہونی چاہئے کہ محنت زیادہ کرنی پڑتی ہے اس لئے چھوڑ دیا جائے یا وقت زیادہ درکار ہے اس لئے چھوڑ دیا جائے۔ کام کو ثابت قدمی کے ساتھ کیا جائے یعنی آغاز کرنے کے بعد اس کام کو جاری رکھا جائے۔ اگر اس کام کو جاری رکھا جائے تو جیسا کہ اللہ تعالیٰ کے متعلق یہ بات ہم سب کو معلوم ہے کہ جو لوگ ہمت کرتے ہیں خدا ان کی مدد کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ یقیناً ہر اس شخص کی مدد کرتا ہے جو کام شروع کر کے ثابت قدمی کے ساتھ اس کام کو آگے بڑھاتا ہے اور یہ ثابت قدمی ہر قسم کے کام کے لئے ضروری ہے۔ دین کا کام ہو دنیا کا کام ہو ذاتی کام ہو دوسروں کا کام ہو کسی کا کام ہو کام کر کے اسے ادھورا چھوڑ دینا یقیناً کوئی اچھی صفت نہیں ہے۔

ثابت قدمی پیدا کرنے کے لئے اس میں کوئی شک نہیں کہ عزم و ہمت کی ضرورت ہے لیکن عزم اور ہمت بھی انسان چاہے تو پیدا کر سکتا ہے اور نہ چاہے تو ہر آغاز کیا ہوا کام چھوڑ کر بیٹھ جاتا ہے۔ پس چاہئے کہ ہم ثابت قدمی کے ساتھ اپنے کاموں کو سرانجام دیں اور ان کے نتائج کی طرف بڑھتے چلے جائیں حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ ہمیں ان کے بہتر نتائج سے سرفراز کر دے۔ خدا کرے کہ ہم سب ایسا ہی کر سکیں۔

انتہا کو جب پہنچ جاتا ہے ظلم
اپنے سائے سے بھی گھبراتا ہے ظلم
بھاگنے کو راستہ ملتا نہیں
بے بسی پر اپنی شرماتا ہے ظلم

ابو الاقبال

نظر میں پھول عقیدت کے کھل رہے ہیں آج
جدا جو اہلِ چمن تھے وہ مل رہے ہیں آج

قفس کی تیلیاں ٹوٹیں یہ کیا نوید آئی
ہماری جنت گُم گشتہ کی کلید آئی
تھے منتظر سبھی جس عید کے وہ عید آئی
بڑی ہی دیر میں ساعتِ سعید آئی

نظر میں پھول عقیدت کے کھل رہے ہیں آج
جدا جو اہلِ چمن تھے وہ مل رہے ہیں آج

یہ آج رحمتِ پروردگار آئی ہے
خزاں کا دور گیا اب بہار آئی ہے
یہ آج کیسی ہوا رستگار آئی ہے
دل حزیں کو بہت ساز گار آئی ہے

نظر میں پھول عقیدت کے کھل رہے ہیں آج
جدا جو اہلِ چمن تھے وہ مل رہے ہیں آج

خدا کی خاص عنائت ہے آج ہم سب پر
دل و نظر میں چمکنے لگے ہیں شمس و قمر
کسی کی شفقتیں لوٹیں کسی کا نور نظر
کسی رفیقۂ نو عمر کا جواں شوہر

نظر میں پھول عقیدت کے کھل رہے ہیں آج
جدا جو اہل چمن تھے وہ مل رہے ہیں آج

اٹھ اے عروس چمن تیری مانگ بھرنے کو
متاع دیدہ و دل تیری نذر کرنے کو
تجھے سنوارنے کو اور خود سنورنے کو
وہ آ رہے ہیں تجھے لیکے پھر ابھرنے کو

نظر میں پھول عقیدت کے کھل رہے ہیں آج
جدا جو اہلِ چمن تھے وہ مل رہے ہیں آج

حمید المحمود حامد

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع

افکارِ عالیہ

اب ربوبیت کے مضمون کے ساتھ حمد کا جو تعلق ہے وہ بہت ہی گہرا اور بہت ہی وسیع ہے۔ میں نے آپ کے سامنے کھانے کی مثال پیش کی۔ کوئی شخص یہ کہہ سکتا ہے کہ یہ کھانا جب فضلے میں تبدیل ہو جاتا ہے، گندگی اور بدبو میں تبدیل ہو جاتا ہے تو پھر کہاں حمد اس میں باقی رہ سکتی ہے۔ اور حمد کے مضمون کو میں اس کے ساتھ کیسے باندھوں گا تو اس کا جواب یہ ہے کہ نظر گہری کر کے دیکھو۔ ربوبیت کا اس کے ساتھ بھی ایک گہرا تعلق ہے کیونکہ جو چیز تمہارا گند ہے وہ خدا کی کائنات میں بعض اور مخلوقات کے لئے ایک نعمت ہے اور وہ نعمت مختلف شکلوں میں اس کی دوسری مخلوق کو پہنچ رہی ہے۔ ایسی بدبودار کھاد جس کے پاس سے گزرا بھی نہیں جاتا وہ پودوں کے لئے ایک نعمت ہے۔ اسی سے رنگ برنگ کے پھول نکلتے ہیں اور خوشبوئیں پیدا ہوتی ہیں اور وہ رزق پیدا ہوتا ہے جو آپ کے لئے حمد بن جاتا ہے تو کیسا عظیم مضمون ہے رب العالمین کی حمد کا کہ کوئی ایک پہلو بھی کائنات کا ایسا نہیں جو استعمال ہونے کے بعد حمد کے مضمون سے خالی ہو۔ ہاں ایک طرف سے خالی ہوتا ہے دوسری طرف سے بھر جاتا ہے ایک کی ربوبیت کرتا ہے جب اس کی پیاس بجھا دیتا ہے تو خدا کی ایک اور مخلوق کی ربوبیت کے لئے تیاری کرتا ہے۔ پس اس پہلو سے جب آپ کائنات پر نظر ڈالیں تو کوئی ایک زندگی کا ذرہ بھی نہیں ہے جو کسی نہ کسی حالت میں کسی چیز کے لئے باعث حمد نہ ہو۔ عالمین نے اس بات کو کھول دیا کہ تم خدا کو اپنی طرح ایک چھوٹی ذات نہ سمجھا کرو۔ جب اس کی طرف حمد منسوب کرو اور اس کی ذات میں حمد تلاش کرو تو رب العالمین کے طور پر وہ حمد تلاش کرو۔ اور ساری کائنات کی ربوبیت کے لئے اس نے جو نظام جاری فرمایا ہے اس پر غور کرو تو تمہاری نظر چندھیا جائے گی۔ تم ساری زندگی لحہ لحہ بھی غور کرتے چلے جاؤ گے تو یہ مضمون ختم نہیں ہو گا۔ ناممکن ہے اور اس میں کوئی مبالغہ نہیں۔ اس زمین میں اور زمین کی ایک فضا میں جو اس زمین کا حصہ ہی ہے، جتنی بھی مختلف قسم کی کیمیاء موجود ہیں، مختلف قسم کے ذرات موجود ہیں یہ تمام کے تمام مختلف شکلوں میں ڈھلتے چلے جاتے ہیں اور ایک پہلو سے استعمال ہوتے ہیں تو پھر ایک دوسرے پہلو کے لئے تیار ہو کر نکل جاتے ہیں اور کوئی WASTE نہیں۔ ضیاع کا کوئی تصور نہیں ہے۔ ناممکن ہے کہ ہم خدا کی اس زمین اور اس کے جوّ میں سے ایک ذرہ بھی ضائع کر سکیں کیونکہ وہ دوبارہ ری سائیکل (RECYCLE) ہوتا ہے اور یہ توازن اتنا عظیم الشان ہے کہ اتنی بڑی زمین، اتنی بڑی اس کو جوّ اور ان گنت ذروں پر مشتمل لیکن ایک ذرہ بھی بلا مبالغہ اس میں سے ضائع نہیں ہو رہا۔ جس طرح چاہیں آپ اس کو استعمال کر کے اس کا حسن چاٹ جائیں، اس کو ختم کر دیں۔ وہ جو بھی نئی شکل اختیار کرے گا کسی اور پہلو سے وہ جلوہ دکھانے لگے گا۔ کسی اور کے لئے حسین بن کے ابھرے گا۔ ایک کا زہر ہے تو دوسرے کا تریاق بن جائے گا۔ ایک کا تریاق ہے تو وہ کچھ دیر کے بعد اس کے لئے زہر بنتا ہے اور ایک اور کے لئے تریاق بن جاتا ہے تو (سب تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جو رب العالمین ہے) پڑھتے وقت اگر انسان ٹھہر کے سوچے اور خدا تعالیٰ کی ذات کی وسعت اور عظمت کا تصور کرے اور جس طرف نظر ڈالے وہاں حمد ہی کا مضمون دکھائی دے تو کیا یہ ممکن ہے کہ ایک انسان ساری عمر سورہ فاتحہ پڑھتے وقت صرف (سب تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جو تمام جہانوں کا رب ہے) کا حق ادا کر سکے، بالکل ناممکن ہے۔

کون کہتا ہے کہ یہ بار بار دھرائی جانے والی ام الکتاب انسان کیلئے بوریت اور اکتاہٹ کا مضمون پیدا کرتی ہے، اکتاہٹ کے مواقع پیدا کرتی ہے۔ ہرگز نہیں۔ ہر انسان کی اکتاہٹ اس کے اندر سے پیدا ہوتی ہے۔ اگر اسے محبت کا سلیقہ نہیں تو ہر چیز سے وہ اکتا جائے گا۔ اچھی سے اچھی چیز بھی اس کو بھلی معلوم نہیں ہو گی۔ پس اگر اکتاہٹ سے پناہ مانگنی ہے تو اپنے اندر محبت کا سلیقہ پیدا کریں۔ آپ دیکھتے ہیں کہ بعض لوگ کسی بات سے بھی خوش نہیں ہوتے۔ ان کے ماتھے پر تیوری چڑھی ہوئی، جو چیز مرضی دیں کہ نہیں جی! فضول، بکواس۔ ہر چیز پر تنقید کرتے۔ ہر چیز ان کو بری لگتی ہے۔ قنوطی جیسے جہاں جاتے ہیں لوگوں کو مصیبت پڑ جاتی ہے۔ اس لئے نہیں کہ ان کے سامنے خدا کی کائنات حمد سے خالی ہوتی ہے۔ اس لئے نہیں کہ دنیا میں اچھے لوگوں کا فقدان ہوتا ہے یا خوبیاں ہی دنیا سے غائب ہو چکی ہوتی ہیں۔ پس ان کے اندر ایک یبوست پائی جاتی ہے۔ ایک ایسی خشکی ہوتی ہے جو ان کو محبت سے عاری کر دیتی ہے۔ پس اگر محبت کی نظر پیدا کریں یعنی حسن دیکھنے اور اس سے استفادے کی نظر پیدا کریں تو خدا تعالیٰ کی حمد آپ کو ساری کائنات میں عظیم تر وسعتوں کے ساتھ اس طرح بکھری ہوئی اور پھیلی ہوئی دکھائی دیتی ہے کہ ایک ذرے کے دل میں بھی آپ اتر جائیں تو اس میں بھی حمد کا ایک نیا جہان آپ کو دکھائی دینے لگے گا۔ پھر خدا رحمان بھی ہے اور رحیم بھی ہے اور (جزا سزا کے وقت کا مالک) بھی ہے ان صفات باری تعالیٰ کے ساتھ آپ حمد کو باندھیں تو پھر آپ دیکھیں کہ کتنے نئے حسین نقشے کائنات کے آپ کے سامنے ابھرتے ہیں اور ہر نقشے کے ساتھ خدا کی ہستی کا تصور وابستہ ہوتا ہے۔ ہر حسین چیز کو خدا تعالیٰ حسن عطا کر رہا ہوتا ہے تو وہ نماز لذت سے کیسے خالی ہو جاتی ہے جس نماز میں سورۂ فاتحہ پڑھی جاتی ہو اور بے پناہ حسن کے جہان وہ ایک نظر کے سامنے کھولتی چلی جاتی ہے یہاں تک کہ آپ وقت نہ ہونے کی وجہ سے یا غور کی زیادہ قوت نہ پانے کی وجہ سے، استطاعت نہ رکھنے کی وجہ سے آگے گزر جائیں تو آپ کی مرضی ہے ورنہ سورۂ فاتحہ کے ہر لفظ پر ٹھہر جائیں تو ساری زندگی اس ایک لفظ میں گذر سکتی ہے اور بغیر اکتاہٹ کے گذر سکتی ہے۔ ایک عجیب مضمون ہے ہر ہر لفظ میں جو آگے ایک پورا جہان بناتا چلا جاتا ہے۔ پھر (اے خدا ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ سے ہی مدد مانگتے ہیں) کا مضمون ہے۔ عبادت کا حمد سے بہت گہرا تعلق ہے اگر حمد نہیں ہو گی تو عبادت بھی نہیں ہو گی اور یہ دعویٰ کہ (-----) صرف تیری عبادت کرتے ہیں، ایک بہت بڑا دعویٰ ہے جو حمد کے مضمون سے گزرے بغیر بالکل جھوٹا بن جاتا ہے۔ جب تک انسان یہ اقرار نہ کرے اور پورے صدق دل سے اس اقرار کو سمجھ کر اس کا قائل نہ ہو کہ تمام حمد خدا کیلئے ہے اس وقت تک تمام عبادت خدا کے لئے ہو ہی نہیں سکتی۔ اگر حمد کا کوئی پہلو کسی اور کیلئے ہے تو عبادت کا ہر پہلو خدا کیلئے نہیں ہو سکتا۔ یہ ایک ایسی حسابی بات ہے جس کے اندر کوئی تبدیلی ممکن ہی نہیں ہے۔ یہ Equation ہے ایک Mathematics کی۔ اور ایسی قطعی ہے کہ دنیا کی کوئی طاقت اس Equation کو بدل نہیں سکتی۔

حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو جو اتنا عظیم مقام عطا ہوا کہ کائنات کی ہر چیز تو درکنار ہر نبی سے آگے بڑھ گئے تو اس مسئلے کو سمجھنے کا آخری نقطہ یہ ہے کہ آپ کی ساری حمد بلا استثناء خدا کیلئے ہو گئی تھی۔ اس لئے ایک وہ شخص تھا جو جب یہ کہتا تھا کہ (ہم صرف تیری ہی عبادت کرتے ہیں) تو کامل طور پر اس اقرار میں سچا تھا۔ صلی اللہ علیہ وسلم کیونکہ واقعۃً آپؐ کی ساری حمد ی خدا کیلئے تھی۔ (تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں) کا (ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں) کے ساتھ ایک گہرا تعلق ہے۔ ہم جب خدا سے مدد مانگتے ہیں تو اس سے پہلے یہ اقرار کر رہے ہوتے ہیں کہ اے خدا! ہم تیری عبادت کرتے ہیں اور صرف تیری عبادت کرتے ہیں۔ ہر شخص کی نیت یہی ہو گی اس سے تو کوئی انکار نہیں ہو سکتا یعنی انکار کرنے کا کسی کو حق نہیں۔ لیکن یہ قطعی طور پر کہا جا سکتا ہے کلیۃً اس مضمون کا حق حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے ادا فرمایا اور پھر وہی ادا کر سکتا ہے جو آپ کا کامل غلام ہو۔

عبادت کو حمد سے خالی نہ ہونے دیں

اب جب یہ بات ثابت ہو گئی کہ خدا کے سوا کسی اور کی عبادت نہیں کرتا یعنی دعا کرنے والا قطعی طور پر خدا ہی کی عبادت کرتا ہے اور کسی اور کی عبادت نہیں کرتا تو اس کا لازمی نتیجہ یہ ہے کہ مدد اسی سے مانگے گا اور کوئی مدد کیلئے رہا ہی نہیں کیونکہ جب معبود اٹھ گئے تو معبود تو ہوتے ہی وہ ہیں جن کے سامنے انسان اپنی ساری ہستی جھکا دیتا ہے اور اس سے بڑا اور کسی کو نہیں دیکھتا۔ اس کے بعد اور کون سا دروازہ رہ جاتا ہے جس کو کھٹکھٹانے کیلئے وہ اپنی ضروریات کی خاطر جائے گا۔ پس (ہم صرف تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں) کا مضمون (ہم صرف تیری ہی عبادت کرتے ہیں) سے از خود پیدا ہوتا ہے اور اتنا ہی پیدا ہوتا ہے جتنا کہ (ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں) کے اندر سچائی پائی جاتی ہے، اس سے زیادہ نہیں۔ پس اگر کسی کی عبادتیں حمد سے خالی ہوں اور حمد غیروں کیلئے ہو خواہ بظاہر اس کی عبادت کرے یا نہ کرے تو اس کی حمد سکڑ کر چھوٹی سی رہ جاتی ہے۔ کہتا تو یہ ہے

باقی صفحہ ۷ پر

محمد احمد (مانچسٹر یونیورسٹی)

ترقی یافتہ ممالک کا اینٹی میزائل پروگرام

آج کل پوری دنیا میں اقتصادی بحران ہے۔ تمام کاروبار چوپٹ ہو رہے ہیں۔ اس بحران کے ساتھ ساتھ دنیا میں کوئی بڑے پیمانہ پر جنگ نہ ہونے کی بناء پر جنگی سازوسامان کی مانگ ختم ہو گئی ہے۔ امریکہ کی بڑی بڑی کمپنیاں جو اسلحہ بنانے میں ایک بڑا نام رکھتی تھیں اب یا تو بند ہو رہی ہیں یا پھر انہوں نے کئی ایک پروجیکٹس پر کام کرنا بند کر دیا ہے۔

گزشتہ سالوں پر اگر نظر دوڑائی جائے تو کئی ایک واقعات سامنے آتے ہیں۔ Martin Marietta کارپوریشن نے General Electric Co. کا ائیروسپیس کا ڈویژن تین بلین ڈالر میں خریدا امریکہ کی بہت بڑی طیارہ ساز کمپنی General Dynamics Co. نے ایک بلین ڈالر سالانہ کے ٹھیکے پر اپنا میزائل ڈویژن Huges Air Craft Co کو بیچ ڈالا۔ اس طرح Huges ایئر کرافٹ اب دنیا کی سب سے بڑی Tactical میزائل بنانے والی کمپنی بن گئی ہے۔ Lockhead Co کارپوریشن کیلیفورنیا اس کوشش میں ہے کہ وہ Fort Worth کے جیٹ فائٹر ڈویژن General Dynamics سے خریدے جنگی سازوسامان کی بہتر کوالٹی۔ امریکہ اور روس کے فوجیوں کی تعداد میں کمی کر دینے کے باعث ان ہی ممالک کو اندیشہ بھی رہتا ہے کہ دوسرے ممالک ان کے لئے خطرہ نہ بن جائیں لیکن یہ اسی وقت ہو سکتا ہے جب چھوٹے ممالک کے پاس کسی حد تک اعلیٰ قسم کے اسلحہ Weapon کی ٹیکنالوجی ہاتھ لگ جائے۔ عراق کے متعلق پہلے ہی کہا جا چکا ہے کہ وہ نیوکلیئر بم بنانے کے قریب پہنچ چکا تھا۔ ایران کے متعلق خدشہ ہے کہ وہ دو tactical نیوکلیئر بم اپنی ہمسایہ ریاست قازقستان سے حاصل کر چکا ہے۔ یہ دونوں بم ٹیسٹ رینج میں ہی تھے اور ابھی تجرباتی مراحل سے بھی نہیں گزارے گئے تھے۔ کہ ایران نے خرید لئے نیوکلیئر بموں کے اس طرح منتقل ہونے سے بڑے ممالک کو چوکنا ہونا پڑا۔ گزشتہ سال اپریل میں ۲۷ ممالک جو دنیا کو اٹامک انرجی یا نیوکلیئر بم کے متعلق آلات و اشیاء فراہم کرتے ہیں ان سب پر لازم کر دیا گیا کہ وہ انٹرنیشنل اٹامک انرجی کمیشن (Iaea) کے بنائے گئے قوانین کی سختی سے پابندی کریں اور ان تمام مصنوعات کی ترسیل پر کڑی نگرانی رکھیں جن سے نیوکلیئر بم یا کسی روایتی اسلحہ بنانے میں کسی بھی طرح کی مدد مل سکتی ہو۔ IAEA نے دو افراد پر مشتمل کمیٹی بنائی ہے جو ان ۲۷ ممالک کی طرف سے پیش کردہ Intelligence رپورٹ کا تفصیلی تجزیہ کرے گی۔

فروری میں روس کے اعلیٰ حکام کے مطابق دو روسی نیوکلیئر سائنسدانوں کی خدمات ۲۴۰۰۰ ڈالرز سالانہ کے عوض لیبیا کو دی جانے والی تھیں مگر بعد میں اس سلسلہ میں روس کی طرف سے کوئی پیش رفت نہیں ہوئی۔ اس معاملہ کی وجہ سے امریکی وزیر خارجہ اور روسی صدر بورس یلسن کے درمیان ایک نئی پیش رفت ہوئی کہ وہ ان تمام منصوبوں کی سختی سے نگرانی کریں جن میں نیوکلیئر سائنسدانوں کا تعلق ہو خاص کر ان سائنسدانوں کا جن کا تعلق سینٹرل ایشیائی ریاستوں Cis سے ہے۔

اب میزائلوں کی دوڑ میں خطرہ کی پہلے جیسی بات نہیں رہی۔ اب روس اس بات پر آمادہ لگ رہا ہے کہ وہ Antibalistic میزائل ریٹی پر نظر ثانی کرے اس بات کا خدشہ امریکہ کے Strategic Defense انسٹی ٹیوٹ کے سابق ڈائریکٹر نے کیا۔ یہ کیوں نہ ہو اب میزائل کنٹرول تو بالکل ناممکن ہے ان کا کہنا ہے کہ اب وہ عالمی صورت حال کو کس طرح روک سکتے ہیں جبکہ چھوٹے ممالک کے پاس بھی پندرہ بیس ایسے میزائل ہیں جن کے دہانوں پر مہلک کیمیکل وار ہیڈ لگائے گئے ہیں۔ وہ چند شہروں کے امن کے لئے ہر وقت لٹکتی تلوار بن سکتے ہیں چھوٹے ممالک کی اس طرح کی فنی صلاحیت کو کسی بھی طرح چیلنج نہیں کیا جا سکتا۔ اس بات کے ممکنات کو ہی لیں۔ ایران اور شام نے نارتھ کوریا اور چین سے Ballistic میزائل حاصل کئے۔ گلف وار کی طرز کی جنگ کے لئے Pentagon نے اپنے میزائل ڈیفنس پروگرام کو دوبارہ ترتیب دے دیا ہے جس کے مطابق شارٹ رینج اور میڈیم رینج کے میزائلوں کو مزید فنی طور پر ترقی دینا ہے SDIO کے حالیہ ڈائریکٹر ہنری کو ہرنے مسلح افواج کو کہا ہے کہ وہ اپنے میزائلوں کی کارکردگی کو بہتر کریں تاکہ وہ کسی بھی طاقت کا فوری سدباب کر سکیں۔

اینٹی میزائل پروگرام ۶۸۹ ملین ڈالر کی لاگت سے lockhead میزائل اینڈ سپیس کارپوریشن چار سال کے عرصے میں ایک سسٹم بنا رہی ہے جو کہ زمین سے بہت بلندی پر Thaad پر آنے والے دشمن کے میزائل کی نشان دہی کر کے اس آنے والے میزائل کو Thaad میزائل سے سامنے سے ٹکرائے گا یہ ٹکراؤ فضا ہی میں اتنی بلندی پر ہو گا کہ میزائل کے ٹکڑے بھی بکھر کر کسی کی زندگی کے لئے خطرہ نہ بن سکیں تاہم یہ ٹکڑے فضا ہی میں ۱۶۰ کلو میٹر کی بلندی پر یا اس سے بھی زیادہ بلندی پر ہوں اور میزائل جس میں اگر کیمیائی یا بیالوجیکل وار ہیڈ ہو تو وہ فضا ہی میں ناکارہ ہو جائے گا۔ اور Thaad کے ذریعہ نچلی فضا کو میزائل کے خطرے سے محفوظ کیا جائے گا۔ Thaad کس طرح کام آئے گا پہلے تو داغے جانے والے دشمن کے میزائل کی نشان دہی Early-warning satellites کے ذریعے کی جائے گی اور تھاڈ کمانڈ کو چوکنا کر دیا جائے گا۔ پھر سیٹلائٹ Airborne وارننگ ریڈار اور بعض دوسرے سسٹم جن میں Thaad کی tracking وغیرہ شامل ہے۔ ان تمام معلومات کو فوراً Thaad کے کمانڈ، کنٹرول، کمیونیکیشن اور Intelligence جس میں BMCI سسٹم ہو گا کو فراہم کی جائیں گی اور بعد ازاں Thaad میزائل بھی داغ دیا جائے گا۔

گراؤنڈ بیس ریڈار لحہ بہ لحہ Thaad کو اس کے Target کے بارے معلومات فراہم کرتا رہے گا۔ اگر یہ بھی فضا کے ایسے حصہ میں بھی چلا جائے جو قدرے Thick ہو یا کوئی رکاوٹ حائل ہو تو Thaad کے ساتھ لگا ہوا Infrared سسٹم فضا کو Scan کیا جائے گا اور وہ ٹارگٹ کو ڈھونڈے گا۔ ٹکراؤ سے چند ہی لحہ قبل Thaad کے اوپر میٹل کی پلیٹ کھلنی شروع ہو گی اور اس طرح دشمن کے میزائل سے ٹکرانے کے بہتر اور زیادہ امکانات ہوں گے۔

روسی صدر یلسن کی طرف سے غیر متوقع طور پر آمادگی کا اظہار ہوا کہ روس GPALS اس سلسلہ میں امریکہ کے ساتھ شامل ہونا چاہتا ہے تاکہ دنیا کو حادثاتی یا تیسری دنیا کی طرف سے داغے گئے بے نشانہ میزائلوں سے محفوظ کیا جا سکے۔ اس طرح روس کی طرف سے ۱۰۰۰۰ سائنسدانوں انجینیروں اور فنی ماہرین کی لمبی تعداد اس پروگرام میں شامل ہو کر تیسری دنیا کے اسلحہ پروگرام کے خلاف امریکہ کا ساتھ دیں گے۔

پیٹریاٹ میزائل Patriot میزائل کی کارکردگی Thaad سسٹم کو بنانے کی ایک بڑی وجہ بنی ہے۔ MIT کے ایک ماہر کے مطابق گلف وار میں Patriot مکمل طور پر ناکام رہا ہے۔ عراقی اسکڈ کی Patriot صرف Disintegration میزائل کی Force of entry سے ہوئی اور صرف ایک ہی اسکڈ دراصل مکمل طور پر Intercept کیا گیا جبکہ یو ایس آرمی کا کہنا ہے کہ patriot کی Intercept ratio بہت خوش کن رہی یعنی سعودی Theater میں ۷۰ فیصد اور اسرائیل Theater میں ۴۰ فیصد رہی۔ ستمبر میں جنرل اکاؤنٹنگ آفیسر کی رپورٹ کے مطابق ۴۷ میزائل میں سے صرف ۴ ہی صحیح کام کرتے ہیں۔

یورپین ڈاگ فائٹر یورپ کو بھی فضائی خطرہ سے محفوظ کرنے کے لئے ۱۹۹۳ء میں EFA (European fighter Aircaft) کی تیاری مکمل کی جا رہی ہے۔ دوہرے انجن والا ڈیلٹا ونگ ۱۴ء۵ میٹر لمبا ۱۰ء۵ میٹر پروں کی طرف سے لمبائی والا فائٹر جہاز جس کی رفتار Mach۱ء۸ اور Combatradius کوئی تقریباً ۵۰۰ کلومیٹر ہے اس میں کمپیوٹر بھی نصب کئے گئے ہیں۔ اس طیارے کی تعمیر میں انتہائی جدید ٹیکنالوجی کو استعمال کیا گیا ہے۔

گولہ بارود اور Avionices کی اعلیٰ ترقی کی بدولت بیک وقت آٹھ نشانوں پر ٹھیک حملہ کیا جا سکتا ہے۔ EFA کی تیاری میں جرمنی۔ برطانیہ۔ سپین اور اٹلی شامل ہیں۔ جرمنی کے اتحاد کے بعد مشرقی جرمنی کی تعمیر پر زیادہ رقم خرچ کرنے کی وجہ سے جرمنی کا اس پروجیکٹ سے الگ ہونے کا اندیشہ ہے۔

(۱۱۔ جنوری ۱۹۹۴ء جنگ لندن)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

دو شخصوں کے سوا کسی پر رشک نہیں کرنا چاہئے ایک وہ آدمی جس کو اللہ تعالیٰ نے مال دیا اور اس نے راہ حق میں اسے خرچ کر دیا دوسرے وہ آدمی جسے اللہ تعالیٰ نے سمجھ دانائی اور حکمت دی جس کی مدد سے وہ لوگوں کے فیصلے کرتا ہے اور لوگوں کو سکھاتا ہے۔

روزنامہ ڈان-۱۰-اپریل ۱۹۹۴ء کے شکریہ کے ساتھ

قوانین توہین رسالت

مذہبی جنون کی حوصلہ افزائی کر رہے ہیں

پاکستانی کمیشن برائے حقوق انسانی کے سابق چیئرمین مسٹر جسٹس دراب پٹیل نے کہا ہے کہ تعزیرات پاکستان کے سیکشن ۲۹۵- سی (توہین رسالت قوانین) کو منسوخ کیا جانا چاہئے۔ کیونکہ ان قوانین کی وجہ سے عدم برداشت اور مذہبی جنون کی حوصلہ افزائی ہو رہی ہے۔

کراچی پریس کلب میں ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ یہ ایک انتہائی تشویش ناک صورت حال ہے کہ باوجود اس کے کہ منظور مسیح نامی ایک شخص پر لاہور میں عدالت میں ۲۹۵- سی کے قانون کے تحت مقدمہ چلایا جا رہا تھا اس کے باوجود اسے قتل کر دیا گیا لیکن کسی بھی سیاسی پارٹی کو اس بات کی توفیق نہیں ہوئی کہ وہ اس واقعہ کی مذمت میں کچھ کہے۔ یہ سب کچھ ہمارے جداگانہ انتخابات کے سسٹم کی وجہ سے ہوا ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ اقلیتوں سے تعلق رکھنے والے لوگ ان پارٹیوں کے حلقہ انتخاب سے تعلق نہیں رکھتے۔

اس کیس کا پس منظر بتاتے ہوئے مسٹر پٹیل نے کہا کہ انسانی حقوق کمیشن کے وکلاء کو اس وقت سے جبکہ انہوں نے توہین رسالت کے ملزموں' سلامت مسیح منظور مسیح اور رحمت مسیح کے دفاع کا بیڑا اٹھایا تھا دھمکی آمیز پیغامات مل رہے تھے۔ انسانی حقوق کمیشن نے اس کے بعد اس کیس کی گوجرانوالہ سے باہر سماعت کے لئے درخواست دی اور وہ اس کیس کو لاہور تبدیل کرانے میں کامیاب ہو گئے۔

مسٹر پٹیل نے بتایا کہ اس کے باوجود ۵- اپریل کو جب منظور اپنے وکیل کے دفتر سے باہر آ رہا تھا اسے گولی مار کر ہلاک کر دیا گیا۔ دوسرے دو ملزمان بھی زخمی ہو گئے جن میں سے ایک کی حالت خطرے میں ہے ان کا ایک ساتھی جان جوزف جو اس مقدمہ میں ان کی مدد کر رہا تھا وہ بھی زخمی ہو گیا۔

سابق چیئرمین نے کہا کہ سیکشن ۲۹۵- سی ہی منظور مسیح کی موت کا ذمہ دار ہے۔ انہوں نے بتایا کہ یہ قانون اس قدر مبہم ہے کہ کوئی شخص بھی نبی کریم ﷺ کے خلاف کوئی بھی بات منسوب کر کے اسے توہین رسالت قرار دے سکتا ہے۔ یہ قانون نواز شریف کی حکومت نے ۱۹۹۳ء میں تعزیرات پاکستان میں شامل کیا تھا اور اس قانون کے تحت کئے گئے جرائم کی سزا صرف موت رکھی گئی تھی۔

مسٹر پٹیل نے تعزیرات پاکستان کی دفعہ ۲۹۵- اے کو توہین رسالت کے جرائم کے لئے کافی قرار دیا۔ انہوں نے توجہ دلائی کہ چونکہ اس دفعہ (جو کہ انگریزی راج سے ورثہ میں ملی تھی) کے تحت ضروری تھا کہ ایسا کرنے کی نیت کا بھی ثبوت دیا جائے۔ اسی وجہ سے اس دفعہ کے تحت توہین رسالت کے زیادہ مقدمات دائرنہ کئے جا سکے۔ انہوں نے تجویز پیش کی کہ اگر ضروری خیال کیا جائے تو ۲۹۵- اے- کے تحت دی جانے والی قید کی سزا کو بڑھایا جا سکتا ہے۔

حقوق انسانی کمیشن کی سندھ کی نائب چیئرپرسن زہرہ یوسف نے نیوز کانفرنس کو بتایا کہ ۲۹۵- سی- کو اب تک ذاتی جھگڑے نبٹانے کے لئے استعمال کیا گیا ہے جن میں زمین کی ملکیت کے جھگڑے بھی شامل ہیں۔

اس سلسلے میں انہوں نے ایک سکول ماسٹر نیامت احمر کی مثال پیش کی۔ اس سکول ماسٹر پر توہین رسالت کا الزام لگایا گیا اور بعد میں اسے قتل کر دیا گیا اور درپردہ مقصد صرف یہ تھا کہ اس کو اس کی جگہ سے تبدیل کرایا جا سکے۔ اسی طرح کا ایک دوسرا کیس طاہر اقبال کا تھا جس کو صرف پراپرٹی کے ایک جھگڑے کی وجہ سے قتل کر دیا گیا۔

حقوق انسانی کمیشن نے اس کے علاوہ ڈاکٹر اختر حمید جو کہ ایک مسلم سوشل ورکر تھے۔ ان کا کیس بھی مثال کے طور پر پیش کیا۔ ان کو ایک ایسے شخص نے توہین رسالت کے کیس میں ملوث کر دیا جو خود ان کی جگہ ان کے عہدے کا طلبگار تھا۔

مسز یوسف نے توہین رسالت کے قوانین کے خلاف جدوجہد میں حکومت کے مدد دینے کا خیر مقدم کرتے ہوئے کہا کہ انہیں امید ہے کہ حکومت ان قوانین کو ختم کرنے کے وعدہ کا پاس کرے گی اور بنیاد پرست گروہوں کے پریشر کے تحت اپنے اس وعدے سے پھر نہیں جائے گی

(ڈان-۱۰-اپریل ۱۹۹۴)

DAWN, SUNDAY, APRIL 10, 1994

Blasphemy laws encouraging 'fanaticism'

From Our Staff Reporter

KARACHI, April 9: The Chairman Emeritus of the Human Rights Commission of Pakistan, Dorab Patel, on Saturday called for the repeal of Section 295 (c) of the PPC (Blasphemy Laws) on the ground that it had contributed to the growth of "intolerance" and encouraged "fanaticism."

Addressing a Press conference at the Karachi Press Club, Mr Patel called it a matter of great concern that despite the murder of an accused being tried under Section 295 (c), Manzoor Masih, in Lahore, there had been no condemnation of the incident by any political party. "This is a consequence of the system of separate electorates which means that members of the minority communities do not form part of their constituency."

Giving a background of the case, Mr Patel said that the HRCP lawyers had been receiving threatening calls since they had undertaken to defend the three accused in the blasphemy case in Gujranwala, 144-year-old Salamat Masih, Manzoor Masih and Rehmat Masih. The HRCP had filed a case for transfer and managed to get it out of Gujranwala into Lahore.

Despite this, Mr Patel pointed out that Manzoor was gunned down in Lahore on April 5 as he left his lawyer's office. Two other co-accused were also injured, one of them seriously. Their companion, John Joseph, assisting them in the case, was injured as well.

The Chairman Emeritus held Article 295 (c) responsible for Manzoor Masih's death, pointing out that the law was so "vague" that anything construed by anyone against the Holy Prophet (PBUH) could be interpreted as "blasphemous." The Article was brought into Pakistan Penal Code in 1922 during the Nawaz Sharif regime, making death the only penalty for offences under the law.

Mr Patel cited Article 295 (a) in the penal code as "enough" to deal with cases of blasphemy. He pointed out that since the Article (which was part of our British legacy) required "proof of intent", not many cases of blasphemy had been instituted under it.

"If necessary, the punishment of imprisonment prescribed under Art. 295 (a) can be raised", he suggested.

HRCP's Sindh Vice Chairperson Zohra Yusuf told the news conference that Article 295 (c) had been used "to settle personal scores", including land disputes.

In this context, she quoted the example of Niamat Ahmer, a school teacher who was charged with blasphemy and killed because some vested interests wanted him transferred. Another case was that of Tahir Iqbal, who was killed because of a property dispute.

The HRCP further quoted the example of Muslim social worker Dr Akhtar Hameed Khan, who had been implicated in a blasphemy case by a person seeking to take over his office.

While welcoming the government's decision to support the campaign against blasphemy laws, Ms Yusuf expressed the hope that it would not back out of its commitment to repeal the laws under pressure from fundamentalist groups.

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

○

آمد تیری مبارک جلوہ تیرا مبارک
چرنوں میں تیرے آنا میرے لئے مبارک

ظلمت میں تیرا آنا اور فصلِ گل سجانا
دنیا میں تیری بعثت میرے لئے مبارک

خلوت میں تیری صورت جلوت میں تیری باتیں
اے میرے آقا تیری ہستی بڑی مبارک

خالی ہے میرا کوچہ ویران یہ گلی ہے
دل کو بچھائے بیٹھا جو شہر ہے مبارک

نظریں ہماری پیاسی دیدار تیرا مانگیں
دنیا سجانے والے دن لے آ وہ مبارک

فرخندہ کنول

ضرورت ڈرائیور

○ لجنہ اماء اللہ لاہور کو ایک ڈرائیور کی ضرورت ہے۔ خواہش مند احباب اپنے علاقہ کے امیر صاحب کی تصدیق کے ساتھ جماعت احمدیہ لاہور کے نائب امیر محترم چوہدری عبداللطیف صاحب سے دارالذکر میں مل لیں۔ کھانے اور رہائش کا انتظام خود کرنا ہوگا۔

(صدر لجنہ اماء اللہ لاہور)

بقیہ صفحہ ا

ہیں۔ پھر آپ حکومت کو کہیں کہ ہم انسانیت کی خدمت کیلئے حاضر ہیں۔ آپ نے ہمیں اپنے ملک میں جو امن دیا ہے اس کے جواب میں ہم سے جو بن پڑے گا ہم کریں گے۔ اس سے آپ کو اپنی کارکردگی پر فخر محسوس ہو گا۔ اس سے آپ کا اور حکومت کا دونوں کا فائدہ ہو گا۔

حضرت صاحب نے فرمایا کہ جہاں تک اس سوال کے تیسرے حصہ کا تعلق ہے کہ آپ بوسنیا میں موجود اپنے ساتھیوں سے کس طرح رابطہ کر سکتے ہیں۔ تو اس کا طریق یہ ہے کہ آپ عالمی اداروں اینٹی انٹرنیشنل' ریڈکراس اور دیگر اداروں سے رابطہ کریں۔ آپ کا اپنا امیج اس کے نتیجے میں بہتر ہو گا۔ اور آپ خود کو کمتر محسوس نہیں کریں گے۔ آپ کا وقار بڑھے گا اور عزت میں اضافہ ہو گا۔

جماعت احمدیہ کے ذریعہ رابطہ کریں

حضرت صاحب نے فرمایا کہ ہماری جماعت بھی رابطہ کا ایک ذریعہ ہے ہم پوری کوشش کر رہے ہیں کہ بین الاقوامی اداروں کے تعاون سے بوسنیا میں امداد بھجوائیں۔ پہلے ہم صرف کروشیا تک جاتے تھے اور اپنی امداد وہاں جاکر عالمی اداروں کے سپرد کر دیتے تھے۔ اب پہلی بار ہم کو ایک اور راستہ ملا ہے ہم اس کو استعمال کریں گے۔ ہمارا ارادہ ہے کہ ہم امدادی سامان پر مشتمل ایک بڑا کانوائے بھجوائیں گے جو سارے کا سارا احمدی رضا کاروں پر مشتمل ہو گا۔ جو یہ دیکھے گا کہ ہم جو امداد بھجواتے ہیں وہ متعلقہ لوگوں تک پہنچتی بھی ہے یا نہیں۔

حضرت صاحب نے فرمایا کہ ہر جگہ کچھ بددیانت لوگ بھی ہوتے ہیں۔ ہمیں ایسی بھی اطلاعات ملی ہیں کہ جو امداد مختلف ذرائع سے بھجوائی جاتی ہے اس کو جن لوگوں کے سپرد کیا جاتا ہے وہ اس کو آگے جا کر بیچ دیتے ہیں۔ یعنی مفت حاصل کرتے ہیں اور آگے جاکر اس امداد کو بیچنا شروع کر دیتے ہیں۔ لیکن اب ہم جو کانوائے بھجیں گے یہ لوگ امدادی سامان کی تقسیم بھی خود کریں گے۔

حضرت صاحب نے فرمایا کہ اگر آپ جس ملک میں بھی ہیں وہاں کے لوگوں سے اچھا سلوک کرتے ہیں تو وہ لوگ سمجھیں گے کہ یہ اچھے لوگ ہیں۔ ان کو تباہ نہیں کیا جانا چاہئے اس طرح سے آپ اللہ نے چاہا تو خود اپنے لوگوں کی بھی بہتر مدد کر سکیں گے۔

اللہ سے رابطہ مضبوط کریں

حضرت صاحب نے فرمایا کہ آخری بات جو بہت اہم ہے وہ یہ ہے کہ میں آپ کو یہ نصیحت کرتا ہوں کہ آپ اللہ سے اپنا رابطہ مضبوط کریں۔ اس دنیا میں اور آخرت میں بہترین چیز یہ ہے کہ آپ مولا سے لو لگائیں۔ اللہ تو ہر جگہ موجود ہے۔ انسان کسی جگہ ہیں اور کسی جگہ نہیں ہیں۔ اللہ سے جب آپ رابطہ کریں تو اسے کہیں کہ اے خدا!!! ہم نے تو کسی کو نقصان نہیں پہنچایا اللہ تعالیٰ آپ کی بات سنے گا اور آپ کی مدد کو آئے گا۔

ایک بوسنین کیلئے حضرت صاحب کی دعا کی قبولیت

حضرت صاحب نے فرمایا آپ کو کوئی افسانوی بات نہیں بتا رہا۔ میں حقیقت بیان کر رہا ہوں۔ یہ بڑے اہم حقائق ہیں آپ اس طرف توجہ دیں۔

حضرت صاحب نے فرمایا کہ ابھی چند دن قبل ایک بوسنین فیملی مجھ سے ملنے آئی۔ انہوں نے اپنے کسی عزیز کے بارے میں کہا کہ وہ بوسنیا میں کسی ایسی جگہ پر ہے جو مکمل طور پر محصور ہے۔ انہوں نے مجھ سے بڑی منت سے کہا کہ میں عالمی ایجنسیوں اور بوسنین گورنمنٹ وغیرہ سے رابطہ کر کے ان کے اس عزیز کے بارے میں معلوم کروں۔ انہوں نے کہا کہ خدا کے لئے ہمارے عزیز کے لئے کچھ کریں اسے بچائیں۔

حضرت صاحب نے کہا کہ میں نے ان سے کہا کہ یہ بہت ہی مشکل کام ہے اور میری طاقت سے بڑھ کر ہے۔ میں ایک آدمی کیلئے کہاں تک اور کیسے کوشش کر سکتا ہوں کہ متعلقہ حکام اور اداروں کو کہوں کہ وہ اس ایک آدمی کی تلاش کریں اور اس کی حفاظت کریں۔ ہاں میں یہ کر سکتا ہوں کہ میں اللہ تعالیٰ سے دعا کروں۔ چنانچہ میں نے ایسا ہی کیا اور تین دن کے اندر اندر پتہ چل گیا کہ وہ شخص جرمنی میں محفوظ جگہ پر پہنچ چکا ہے۔ اور پھر اللہ تعالیٰ نے اس بات کو ممکن بنایا کہ اس نے از خود اپنے عزیزوں سے رابطہ کیا اور ان کو اپنی خیریت کی اطلاع دی۔ اس شخص کے متعلقہ عزیز جنہوں نے مجھے اس بارے میں کہا تھا خود مجھے ملنے آئے اور بتایا کہ ہمیں اپنے عزیز کے بارے میں خیریت کی خبر مل گئی ہے۔

حضرت صاحب نے فرمایا کہ ہمارا خدا زندہ خدا ہے۔ اس سے پیار کریں۔ اس سے دعائیں کریں۔ وہ اپنے فضل سے آپ پر اپنا رحم کرے گا۔ اور فضل کرے گا جس کے نتیجے میں آپ اپنے بوسنین بھائیوں کی بھی خدمات بہتر طور پر کر سکیں گے۔

حضرت صاحب کی اس بات پر ایک بوسنین مسلمان نے کہا کہ ہم یہ کام پہلے ہی کر رہے ہیں۔ ایک بوسنین نے کہا کہ ہم آپ کا شکریہ ادا کرتے ہیں جو ہم نے یہاں آکر دیکھا ہے ہم اس سے بہت خوش ہیں۔ ہم نے آپ کو (حضرت صاحب کو) بہتر طور پر سمجھا ہے۔ ہم اس بارے میں معلومات حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ حضرت صاحب نے فرمایا کس بارے معلومات چاہتے ہیں۔ بوسنین نمائندہ نے کہا کہ ہماری خواہش ہے کہ آپ سے بوسنیا میں ملاقات ہو۔

حضرت صاحب نے فرمایا میں بھی امید رکھتا ہوں کہ ایسا دن جلد آئے گا اور ضرور آئے گا کہ میں آپ سے بوسنیا جا کر ملاقات کروں۔

ایک اور بوسنین نمائندے نے کہا کہ ہم نے احمدیہ جماعت کی تنظیم کے بارے میں سنا ہے کہ یہ کس طرح کام کرتی ہے۔ ہم امید رکھتے ہیں کہ آپ ہماری مسجد کی مرمت میں ہماری مدد کریں گے۔ حضرت صاحب نے فرمایا نہ صرف ایک مسجد بلکہ ساری مساجد کی تعمیر نو اور مرمت میں مدد دیں گے۔

اہل بوسنیا کو دین حق پر مضبوطی سے قائم کیا جائے۔

حضرت صاحب نے فرمایا کہ سردست ہماری کوشش یہ ہے کہ ہم آپ کو دین حق پر مضبوطی سے قائم کریں۔ آپ جب واپس جائیں گے تو آپ کی مساجد پہلے کی طرح بے آباد نہیں رہیں گی۔ اگر آپ اپنے اللہ کے ساتھ وفادار رہتے تو آپ کے ساتھ یہ نہ ہوتا جو ہوا ہے۔ لیکن اس میں آپ کا کوئی قصور نہیں یہ کیونزم کے نظام کا قصور ہے۔ جو ہونا تھا وہ تو ہو گیا اب جب آپ واپس جائیں گے تو اللہ جو بے حد حساب رحمتیں کرنے والا ہے آپ پر اپنا فضل کرے گا۔ جب امن ہو جائے گا اور آپ واپس جائیں گے تو مجھے یقین ہے کہ اللہ کی رحمت آپ کے شامل حال ہو گی۔ آپ کوئی فکر نہ کریں۔ اللہ کی رحمتیں بہت وسیع ہیں۔

پوری امید ہے حالات بدلیں گے

ایک بوسنین نے سوال کیا کہ کیا حالات کے بدلنے کا امکان ہے؟ حضرت صاحب نے فرمایا مجھے پوری امید ہے کہ حالات جلد بدلیں گے۔ بوسنیا کے لوگوں سے آپ پھر ملیں گے۔ دنیا کی رائیں اب بدل رہی ہیں۔

بوسنین نمائندہ نے کہا کہ میں آپ کا بے حد شکریہ ادا کرتا ہوں۔ میں بوسنیا جا کر آپ کو خط لکھوں گا۔ حضرت صاحب نے فرمایا میں آپ کا خط وصول کرنے کیلئے خود بوسنیا آؤں گا۔ اللہ نے چاہا تو ضرور ایسا ہو گا۔

ایک اور بوسنین دوست نے سوال کیا کہ جو لوگ بوسنیا میں لڑ رہے ہیں ہم ان کی کس طرح مدد کر سکتے ہیں؟

حضرت صاحب نے فرمایا یہ کام آپ اس وقت نہیں کر سکتے۔ اگر آپ ایسی کوئی کوشش کریں گے تو جہاں جہاں آپ ہیں وہاں کی حکومتوں میں آپ کے بارے میں شبہات پیدا ہونگے۔ ہم دنیا بھر میں آپ کی مدد کر رہے ہیں۔ عالمی اداروں کے ذریعے سے کر رہے ہیں۔ ہاں آپ ہمارے ذریعے سے یہ کام کر سکتے ہیں۔ مثلاً جب ہم بوسنیا بھجوانے کیلئے امدادی اشیاء اکٹھی کرتے ہیں تو آپ احمدی ورکرز کی مدد کر سکتے ہیں۔

دنیا کے ۱۴۰ ممالک کے احمدیوں کی اہل بوسنیا کے لئے خدمات

حضرت صاحب نے فرمایا کہ احمدی اس وقت دنیا کے ۱۴۰ ممالک میں موجود ہیں۔ آپ تو ہر جگہ نہیں جا سکتے۔ لیکن ہم ہر جگہ ہیں۔ ہر ملک کے احمدی اپنے اپنے ملک میں آپ کے حق میں کام کر رہے ہیں۔ ان کی رائے بدلانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ ان لوگوں کو آپ کے بارے میں آگاہ کر رہے ہیں۔ وڈیو فلمیں دکھا رہے ہیں۔ بڑے بڑے لوگوں کو آپ کے حق میں ہموار کر رہے ہیں تا کہ بوسنیا کا مسئلہ زندہ رکھا جا سکے۔ اس مہم کے اچھے نتائج برآمد ہو رہے ہیں۔ اور آپ دیکھیں گے کہ اور بھی اچھے نتائج برآمد ہونگے۔

حضرت صاحب نے فرمایا آخر میں میں ایک اور بات آپ کو کہنا چاہتا ہوں میرا مقصد یہ بات بتانے سے یہ ہے کہ آپ میرے مشورے پر زیادہ بہتر طریق پر عمل کر سکیں اور فائدہ اٹھا سکیں۔

جماعتی نظام کے تحت مدد حاصل کریں۔

حضرت صاحب نے ڈچ زبان میں ترجمہ کرنے والے امیر جماعت احمدیہ ہالینڈ مکرم ہبۃ النور صاحب فرحاخن کے کاندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا کہ یہ ہالینڈ میں ہماری جماعت کے

سربراہ ہیں۔ ہالینڈ کی ساری جماعت احمدیہ ان کے ماتحت ہے اور ان کی ھدایات پر عمل کرتی ہے جو بھی بات یہ کہتے ہیں اس پر عمل کرتی ہے۔ آپ لوگ ان سے رابطہ رکھیں۔ اس کے علاوہ ہمارے نوجوانوں کی تنظیم مجلس خدام الاحمدیہ قائم ہے جس کے سربراہ مکرم منصور صاحب ہیں (حضرت صاحب نے مکرم منصور صاحب سے کہا کہ وہ کھڑے ہوں چنانچہ وہ اپنی نشست پر کھڑے ہو گئے تاکہ بوسنین احباب ان کو دیکھ سکیں) حضرت صاحب نے فرمایا کہ ۱۵ سال ۴۰ سال تک کے نوجوان اس تنظیم میں شامل ہوتے ہیں یہ سب نوجوان اس تنظیم کے ماتحت منظم اور متحد ہیں۔ ان سے رابطہ قائم رکھیں۔

حضرت صاحب نے فرمایا کہ ۴۰ سال سے زائد عمر کے مرد ایک اور تنظیم میں شامل ہیں جسے مجلس انصار اللہ کہا جاتا ہے۔ ان کے صدر کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے اس لئے وہ یہاں موجود نہیں ہیں۔ اس کے علاوہ خواتین کی تنظیم لجنہ اماءاللہ ہے۔ اور بچیوں کی تنظیم ناصرات الاحمدیہ ہے۔

حضرت صاحب نے فرمایا یہ سب لوگ آپ کی خدمت کیلئے وقف ہیں۔ اپنی عمروں کے لحاظ سے ان سے رابطہ قائم رکھیں۔

حضرت صاحب نے اہل بوسنیا کو نصیحت فرمائی کہ سب سے پہلے یہ بات ضروری ہے کہ آپ خود کو منظم کریں۔ اپنی قیادت بنائیں اور اس کے مطابق جیسا کہ میں نے آپ کو بتایا ہے خود کو منظم کریں۔ پھر ہالینڈ کی حکومت سے رابطہ کریں۔ وہ بھی آپ سے رابطہ کر کے خوش ہونگے۔ پھر آپ امدادی کارروائیوں میں اپنی شمولیت کا احساس پیدا کریں۔ بوسنیا کے لوگوں کی بحالی کیلئے جو ضروریات آپ کو درکار ہیں اس کے لئے خواتین لجنہ کی صدر سے رابطہ کریں' نوجوان خدام الاحمدیہ سے اور دوسرے بڑی عمر کے لوگ انصار اللہ سے رابطہ کریں۔ حضرت صاحب نے فرمایا کہ مجھے امید ہے کہ آپ ان تنظیموں کے ذریعے وہ بہت کچھ کر سکیں گے جو آپ کرنا چاہتے ہیں مگر نہیں کر پاتے۔

ایک بوسنین نوجوان نے پوچھا کہ ہم کس طرح واپس جاسکتے ہیں؟

حضرت صاحب نے فرمایا کہ اللہ نے چاہا تو حالات بہتر ہونگے اور بہتر ہو رہے ہیں۔ اپنی واپسی کیلئے تیاری کریں۔ جب آپ واپس بوسنیا پہنچیں گے تو آپ کو بہت سی زبانیں آتی ہونگی۔ بہت سی قوموں سے آپ کے رابطے قائم ہو چکے ہونگے۔ وہ وقت اب بہت دور نہیں ہے آپ نے اس دوران بہت سے اچھی اور بہت سی نئی باتیں سیکھی ہیں۔ پرانی باتیں اور تکالیف آپ کو بھول جائیں گی اور اللہ نے چاہا تو ایسا جلد ہو گا۔

پاکستان کی وزیر اعظم کا ذکر حضرت صاحب نے استفسار فرمایا کہ کیا کوئی اور بھی سوال ہے؟ اس پر ایک بزرگ بوسنین نے جو معذور تھے اور بیساکھیاں استعمال کرتے تھے کہا کہ عرب ممالک نے بھی ہماری بڑی مدد کی ہے اور جب سے پاکستان کی وزیر اعظم محترمہ بے نظیر بھٹو بوسنیا ہو کر گئی ہیں حالات بہتر ہو گئے ہیں۔

حضرت صاحب نے فرمایا وہ بہادر عورت ہیں اور پاکستان کے لئے بہت اچھی لیڈر ہیں۔ پاکستان کے عوام اہل بوسنیا کا بہت درد محسوس کرتے ہیں۔ مسلمان ملکوں کے لوگ اہل بوسنیا کے بہت زیادہ حامی ہیں۔ لیکن مسلمان ممالک مغربی دنیا سے اپنے تعلقات کی وجہ سے اہل بوسنیا کی پوری مدد نہیں کر رہے۔ اگر مسلمان عوام کے صحیح جذبات ان کی حکومتوں کے تعاون سے عملی جامہ پہن لیں تو بوسنیا کے عوام کی مشکلات بہت جلد دور ہو سکتی ہیں۔

حضرت صاحب نے فرمایا محترمہ بے نظیر بھٹو نے بوسنیا کا دورہ کر کے صحیح کام کیا ہے۔ اور صحیح سمت میں قدم اٹھایا ہے۔ وہ اپنے عوام کے جذبات کو جانتی ہیں اور جانتی ہیں کہ پاکستان کے عوام میں کس طرح مقبول ہوا جا سکتا ہے۔ ان کے پیشرو مرد ہونے کے باوجود بوسنیا کے بارے میں وہ کچھ کرنے میں ناکام رہے جو بے نظیر نے کر کے دکھا دیا ہے۔

حضرت صاحب نے آخر میں بوسینا کے عوام کیلئے نیک خواہشات کا اظہار فرمایا اور فرمایا یہ بہت اچھی ملاقات رہی۔ اللہ تعالیٰ آپ پر رحم کرے۔ میں اور جگہوں پر بھی بوسنین سے ملتا رہوں گا۔ اللہ امانت۔

بقیہ صفحہ ۳

کہ اے خدا میں صرف تیری عبادت کرتا ہوں مگر جو موحد ہو اس کی مراد یہ ہوتی ہے کہ اے خدا! میری نیت یہی ہے کہ تیرے سوا کسی کی عبادت نہ کروں لیکن اس کی حمد چونکہ دنیا میں ہر طرف بکھری ہوئی ہے اور لوگ خود قبلہ بن چکے ہیں' بجائے اس کے کہ وہ قبلہ نما ہوں۔ اس پہلو سے اس کی عبادت جتنا حمد سے خالی ہوتی ہے اتنا ہی سکڑ کر اس طرح بن جاتی ہے جیسے کوئی فالج زدہ جسم ہو۔ ہاتھ سکڑ کر پہلو کے ساتھ بغیر طاقت کے لٹک جاتا ہے' ہاتھ تو رہتا ہے۔ اسی طرح عبادت کی ظاہری شکل تو رہے گی لیکن چونکہ حمد سے خالی ہو گی اس لئے وہ جان سے خالی ہو گی۔ وہ زندگی سے خالی ہوگی وہ روح سے خالی ہوگی۔ وہ طاقت سے خالی ہوگی۔ وہ اثر سے خالی ہوگی اور اسی نسبت سے (ہم تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں) میں کمزوری آ جائے گی۔ خدا کی تقدیر اندھی تو نہیں ہے۔ خدا کی تقدیر تو اتنی صاحب بصیرت ہے کہ ان باریک ترین چیزوں کو بھی دیکھتی ہے جن پر انسان کی نظر پڑ ہی نہیں سکتی۔ اللہ کی تقدیر از خود (ہم تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں) کا جواب بنتی ہے لیکن یہ دیکھ کر کہ (ہم تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں میں کتنی استطاعت ہے۔ مانگنے کی استطاعت دیکھی جاتی ہے ظرف کے مطابق دیا جاتا ہے۔ پس ایسا شخص جس کی عبادت چھوٹی سی رہ گئی ہو اس کی استعانت کا جواب بھی اتنا ہی ملے گا اور اس میں کوئی ظلم نہیں۔ یہ اس بات کا ایک طبعی منطقی نتیجہ ہے۔ آپ جب خدا سے یہ عرض کرتے ہیں کہ ہم صرف تجھ سے مدد مانگتے ہیں تو جواب یہ مل سکتا ہے کہ تو فلاں کا بھی دروازہ کھٹکھٹاتا ہے' فلاں کا بھی کھٹکھٹاتا ہے۔ تیرے نزدیک فلاں شخص اتنی عظمت رکھتا ہے کہ جب سچ اور جھوٹ کا سوال ہو تو اس کی عظمت کے سامنے تو سچ کو قربان کرتے ہوئے بھی جھک جاتا ہے۔ تیرے ذہن میں فلاں چیز کی اتنی طاقت ہے کہ اس سے مدد مانگنے کی خاطر تو ہر اس فعل پر آمادہ ہو جاتا ہے جس کو خدا نے منع کیا ہے۔ غرضیکہ ایک بہت ہی تفصیلی مضمون ہے اور روز مرہ کی زندگی میں جب ہم اپنی ذات پر اور اپنے گردوپیش پر چسپاں کرتے ہیں تو آدمی اگر صاحب ہوش ہو تو اس کے ہوش اڑ جائیں۔ ساری عمر کی عبادتوں میں اگر وہ مغز ڈھونڈنے لگے تو اتنا تھوڑا ملے گا جیسے جلے ہوئے گھر سے راکھ ٹٹول کر انسان اپنی کوئی چھوٹی سی چیز تلاش کر رہا ہو۔ پس جو عبادتیں خالی ہوں گی وہ کیا مانگیں گی؟ کیونکہ ہر مانگنے کے جواب میں' ہر سوال کے جواب میں خدا کی تقدیر اسے یہ کہہ رہی ہو گی کہ نہ نہ تم ایسی باتیں نہ کرو۔ تکلف نہ کرو۔ تم دوسروں کی عبادت کیا کرتے تھے خواہ ظاہری طور پر نہ سہی لیکن جب مدد مانگنے کا وقت آتا تھا تو کسی اور کو طاقت ور سمجھتے تھے اور اس کا دروازہ کھٹکھٹایا کرتے تھے۔ اس لئے بے تکلفی سے صاف حق کا اقرار کر لو۔ بات یہ ہے کہ تم میرے دروازے کھٹکھٹانے کا تکلف کرنے کے اہل نہیں ہو۔ جس کی حمد تمہارے دل میں ہے۔ جس کی حقیقی عبادت کرتے ہو اسی سے مانگو اگر وہ تمہیں کچھ دے سکتا ہے۔

(ذوق عبادت اور آداب دعا صفحہ ۸ تا ۱۱)

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ مکرم چوہدری غلام علی صاحب کھاریاں (گجرات) بائیں بازوں اور ٹانگ میں تکلیف کی وجہ سے بیمار ہیں اور چلنے پھرنے سے معذور ہیں۔

○ مکرم مجید احمد قریشی صاحب فیروزپور روڈ لاہور گذشتہ ایک ہفتہ سے بخار کی وجہ سے بیمار ہیں

○ مکرم مرزا مبارک احمد صاحب علامہ اقبال ٹاؤن لاہور کے بازو پر فریکچر ہو گیا ہے بازو پر پلستر کیا گیا ہے۔

○ مکرم محمد الدین صاحب کارکن وکالت تصنیف کی والدہ محترمہ ایک عرصہ سے صاحب فراش ہیں اور بہت ہی کمزور ہو چکی ہیں۔

○ شاہد محمود ابن مکرم شریف احمد صاحب صدر جماعت احمدیہ باٹاپور کی ران کے تقریباً نصف حصہ پر پھیلے ہوئے زخم سے آپریشن کے ذریعہ ناکارہ ٹشوز نکالے گئے ہیں جس کے نتیجہ میں زخم کافی گہرائی تک چلا گیا اب زخم بفضل تعالیٰ مندمل ہو رہا ہے تاہم عزیز میو ہسپتال کے شعبہ امراض جلد کی خصوصی نگہداشت میں ہے۔

○ مکرم مبارک احمد صاحب کھوکھر بوجہ یرقان اور محمد یعقوب صاحب بھنڈر (ترگڑی) مختلف عوارض کی وجہ سے عرصہ سے بیمار ہیں نیز مکرم یحیٰ محمد صاحب پیشاب کی تکلیف کی وجہ سے بیمار ہیں۔

اللہ تعالیٰ ان سب کو شفا عطا فرمائے

سانحہ ارتحال

○ مکرم خیرائت علی صاحب موبلکے چٹھہ گوجرانوالہ مورخہ ۹۴-۴-۲۹ کو رضائے الٰہی سے وفات پا گئے ہیں ۹۴-۴-۳۰ کو مقامی قبرستان میں تدفین ہوئی اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرمائے۔

خبریں

ربوہ : 12- اپریل-1994ء
موسم معتدل ہو رہا ہے
درجہ حرارت کم از کم 21 درجے سنٹی گریڈ
اور زیادہ سے زیادہ 27 درجے سنٹی گریڈ

○ ایرانی پارلیمنٹ کے سپیکر حجتہ الاسلام علی اکبر ناطق نے پاکستان کو یقین دلایا ہے کہ وہ ایران کی مکمل حمایت پر بھروسہ کر سکتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ایران کشمیری عوام اور پاکستان کا ساتھ دیتا رہے گا۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ مقبوضہ کشمیر میں ظلم و ستم کا سلسلہ فوری طور پر بند کیا جائے۔ اور کشمیریوں کو حق خود ارادیت دیا جائے۔ ایرانی سپیکر نے یہ باتیں پاکستان کی قومی اسمبلی کو خطاب کرتے ہوئے کہیں۔

○ صدر پاکستان سردار فاروق احمد خان لغاری نے کہا ہے کہ حکومت قبائلی علاقوں کو ترقی کی راہ پر ڈالنے کے لئے ٹھوس منصوبہ بندی کر رہی ہے۔ انہوں نے بتایا کہ قبائلیوں کی روایات سے متصادم کوئی نظام ان پر ٹھونسا نہیں جائے گا۔ ہر فیصلہ کرنے سے پہلے ان سے مشورہ کیا جائے گا۔

○ وزیر اعظم پاکستان محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ پاکستان انتخابی حوالے سے ۱۹۷۰ء میں ہی تقسیم ہو گیا تھا۔ انہوں نے کہا کہ سانحہ مشرقی پاکستان سے ہم نے اجتماعی طور پر جو سبق سیکھا ہے وہ یہ ہے کہ سیاسی مسائل کو صرف سیاسی طور پر ہی حل کیا جا سکتا ہے۔ مارشل لاء اور فوجی آمریت ملکی مسائل کا حل نہیں ہے۔

○ پاکستان مسلم لیگ کے صدر اور قومی اسمبلی میں حزب اختلاف کے قائد میاں محمد نواز شریف نے کہا ہے کہ نئی نسل کو اخلاقی اقدار کی تعلیم دی جائے اور اسے اسلامی تعلیمات سے آراستہ کیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ نوجوان ستاروں پر کمند ڈالنے کا قائد اعظم کا خواب پورا کریں۔ میں خود اس خواب کی تکمیل کراؤں گا۔

○ سپریم کورٹ کے چیف جسٹس مسٹر جسٹس ڈاکٹر نسیم حسن شاہ نے کہا ہے کہ اگر ہم نے حالات درست رکھے تو کشمیر پاکستان کا حصہ بن کر رہے گا۔ ہمیں صرف پالیسیوں کو صحیح رکھنا ہو گا۔ انہوں نے کہا کہ دہشت گردی کے الزام سے ڈر کر کشمیریوں کے لئے محض دعا پر اکتفانہ کیا جائے۔

○ واپڈا نے تربیلا اور منگلا جھیلوں میں پانی کے ذخائر میں اضافہ کے بعد لوڈ شیڈنگ کے اوقات میں کمی کا اعلان کیا ہے۔ شہری علاقوں میں ۲ گھنٹے اور دیہی علاقوں میں ایک گھنٹہ کی کمی ہو گی۔ نماز جمعہ کے اوقات میں لوڈ شیڈنگ نہیں ہو گی۔ صبح نو بجے سے ساڑھے چھ بجے شام تک کسی جگہ لوڈ شیڈنگ نہیں ہو گی۔

○ راولپنڈی میں پیر کے روز ڈکیتی کی سب سے بڑی واردات ہوئی۔ جس میں مسلح ڈاکو پیرودھائی کے علاقہ میں نیشنل بینک سے ۷۳ لاکھ روپے لوٹ کر فرار ہو گئے۔ مسلح ڈاکوؤں نے نیشنل بینک کی وین کو روکا اور اس میں سوار افراد کو ہینڈز اپ کر کے رقم لوٹ لی۔

○ حکومت نے یکم جولائی ۱۹۹۴ء سے نئے پاسپورٹ جاری کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اضافی خوبیوں والے نئے پاسپورٹ میں جعل سازی کے امکانات بہت کم ہوں گے۔ نئے پاسپورٹ کی فیس میں اضافہ نہیں ہو گا نیز پرانے پاسپورٹ مقررہ مدت تک قابل قبول رہیں گے۔

○ ایرانی اسمبلی کے سپیکر علی اکبر ناطق نوری نے کہا ہے کہ پاکستان کے ایٹمی پروگرام کے سلسلہ میں دباؤ ایک سازش ہے۔ انہوں نے کہا ایران ایٹمی ہتھیاروں کے پھیلاؤ کا مخالف ہے۔ مگر مغرب نے جانبدارانہ پالیسی اپنا رکھی ہے۔ اور اس کی واضح مثال اسرائیل ہے۔ جس پر ایٹمی ہتھیاروں کے حصول کے لئے کوئی پابندی نہیں۔ انہوں نے کہا کہ دراصل یہ اسلام اور کفر کی جنگ ہے۔

○ صدر پاکستان سردار فاروق احمد خان لغاری نے پنجاب اور سندھ میں پانی کی تقسیم کے متنازعہ امور طے کرنے کے لئے اعلیٰ سطح کا اجلاس دوبارہ طلب کر لیا ہے۔ اس اجلاس میں سندھ کا پنجاب کی دو نہروں کو بند کرنے کا مطالبہ بھی زیر غور آئے گا۔ پنجاب اس سلسلے میں اپنا موقف واضح کرے گا کہ پانی کی تقسیم طے شدہ معاہدے کے تحت ہونی چاہئے۔

○ ایم کیو ایم کے سربراہ مسٹر الطاف حسین نے گذشتہ رات ٹیلی فون پر اپوزیشن لیڈر محمد نواز شریف سے بات چیت کی اور انہیں ایم کیو ایم کے ایک کارکن کی ہمشیرہ شازیہ کے اغوا کے متعلق بتایا انہوں نے نواز شریف سے کہا کہ وہ مہاجرین کے خلاف کارروائیاں بند کرانے کے لئے اپنا اثر و رسوخ استعمال کریں۔

○ حزب اختلاف نے قائد ایوان وزیر اعظم بے نظیر بھٹو کے خلاف مرسڈیز کار کی درآمد سے متعلق باضابطہ تحریک استحقاق اسمبلی سیکرٹریٹ کو بھجوا دی ہے۔

○ سابق وزیر اعظم اور موجود قائد حزب اختلاف میاں محمد نواز شریف نے اپنے استعمال میں آنے والے ہیلی کاپٹر کے استعمال میں حکومتی رکاوٹوں کے سلسلے میں ہائی کورٹ میں رٹ دائر کر دی ہے۔

داخلہ شروع ہے
بچوں اور بچیوں کی تعلیم و تربیت
کیلئے ۱۹۷۸ء سے مصروفِ خدمت
نرسری سے مڈل تک
ماڈرن ایجوکیشن سکول
عقب فضل عمر ہسپتال ربوہ۔ فون 610

CSI CURATIVE SMELLS INTERNATIONAL
نزلہ، زکام اور کھانسی
فلو کیوریٹو سمیل
FLU CURATIVE SMELL
سونگھنے سے بفضلہ تعالیٰ بہت جلد ٹھیک ہو جاتے ہیں
نیز
فیور کیوریٹو سمیل
FEVER CURATIVE SMELL
سونگھنے سے ہر قسم کا بخار بہت جلد اُتر جاتا ہے۔ یہ دونوں سمیلز موسم سرما کی اکثر تکالیف کا فوری علاج ہیں!
قیمت: فی سمیل 20.00 روپے
7 سات کیوریٹو سمیلز 150.00 خوبصورت پرس میں
علاوہ ڈاک خرچ 10 روپے
کیوریٹو سمیلز انٹرنیشنل ربوہ پاکستان
سیلز آفس 211283 ہیڈ آفس 771 کلینک 606

سرگودھا شہر کی رہائشی سکیموں میں ارزاں ترین رہائشی منصوبہ
ملازمت پیشہ اور کاروباری حضرات کے لیے
اپنے اور اپنے بچوں کا مستقبل
قینچی موڑ سرگودھا لاہور روڈ نیو سیٹلائٹ ٹاؤن سرگودھا
گلشن بشیر
250 روپے فی مرلہ ماہانہ اقساط پر
خصوصیات: میٹھا پانی ۔ بجلی ۔ سیوریج ۔ سڑکیں ۔ سکول
احباب جماعت کیلئے خصوصی رعایت
علاوہ ازیں ٹوکن منی ایک ہزار روپے فی پلاٹ تمام رقوم بذریعہ ڈرافٹ یا کراس چیک بنک میں جمع کرانا ہو گی
مسلح افواج اور سرکاری ملازمین کے لیے 5 اقساط کی چھوٹ
مزید تفصیلات کے لیے
فخر اسٹیٹ ایجنسی اینڈ کالونی آرگنائزرز
قینچی موڑ گلشن بشیر کالونی سرگودھا فون 721782 64641

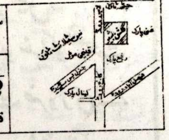

ضرورت ملازمین: خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ فیکٹری کی دن رات بڑھتی ہوئی ضروریات کے پیش نظر مندرجہ ذیل تجربہ کار اور دیانتدار ملازمین کی ضرورت ہے۔ تنخواہ حسب قابلیت اور معیاری دی جائے گی۔

- سیلزمین 3 — سیل کا کم از کم 3 سالہ تجربہ
- سیل سپروائزر 1 — تجربہ کم از کم 4 سال
- کیشیئر / اکاؤنٹنٹ 1 — اکاؤنٹنٹ کا کم از کم 3 سال کا تجربہ
- ڈرائیور 2 — LTV لائسنس تجربہ کم از کم 5 سال

خواہشمند احباب اپنی درخواستیں صدر صاحب / امیر صاحب ضلع کی تصدیق بمعہ مکمل کوائف کیساتھ 20/4/94 تک مندرجہ ذیل پتہ پر پہنچا دیں اور انٹرویو کیلئے 22/4/94 کو صبح 8 بجے تشریف لائیں۔

واریئر کیمیکل کمپنی (بھائی سوپ والے)
ساہیوال روڈ کہکشاں کالونی ربوہ
فون فیکٹری: 615-04524

جوب مفید اطہر لعاب ۲۰ گرام ۲۰/- ۴۰ گرام ۴۰/-
اکسیر اولاد نرینہ (کورس) ۱۵۰/- روپے
زوجام عشق خاص ۶۰/- روپے
روشن کاجل ۵/- روپے
تریاق معدہ ۱۲/- روپے ۲۲/- روپے
NASIR ناصر
دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) ربوہ
فون ۲۱۱۴۳۴ ۲۱۲۴۳۴